روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | سوموار :: ۳ جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ :: یکم صلح ۱۳۶۹ ہش :: یکم جنوری ۱۹۹۰ء | نمبر ۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلۂ عالیہ احمدیہ

"دو زبردست لشکر ہیں جن کے درمیان انسان چلتا ہے ایک لشکر رحمٰن کا دوسرا شیطان کا۔ اگر یہ لشکرِ رحمٰن کی طرف جھک جاوے اور اس سے مدد طلب کرے تو اسے بحکم الٰہی مدد دی جاتی ہے اور اگر شیطان کی طرف رجوع کیا تو گناہوں اور مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ پس انسان کو چاہیئے کہ گناہ کی زہریلی ہوا سے بچنے کے لئے رحمٰن کی حفاظت میں ہو جاوے۔ وہ چیز جو انسان اور رحمٰن میں دوری اور تفرقہ ڈالتی ہے وہ فقط گناہ ہی ہے جو اس سے بچ گیا اس نے خدا تعالیٰ کی گود میں پناہ لی۔ در اصل گناہ سے بچنے کے لئے دو ہی طریق ہیں۔ اوّل یہ کہ انسان خود کوشش کرے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ سے جو زبردست مالک و قادر ہے استقامت طلب کرے۔ یہانتک کہ اسے پاک زندگی میسّر آوے۔ اور یہی تزکیۂ نفس کہلاتا ہے۔ اور بندوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو انعامات و اکرامات ہوتے ہیں وہ محض اللہ پاک کے فضل و کرم سے ہی ہوتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۴۴۷، صـ ۴۴۸)

"اب تم لوگ جو بیعت میں داخل ہوئے ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ تم نے عہد کیا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ عہد تمہارا اللہ کے ساتھ ہے۔ جہاں تک ممکن ہو اس عہد پر مضبوط رہنا چاہیئے۔ نماز و روزہ، حج و زکوٰۃ امور شرعی کا پابند رہنا چاہیئے۔ اور ہر ایک برائی اور شائبہ گناہ سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ ہماری جماعت کو ایک پاک نمونہ بن کر دکھانا چاہیئے۔ زبانی لاف و گزاف سے کچھ نہیں بنتا جب تک انسان کچھ کر کے نہ دکھائے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۴۵۳)

نیک استعداد کے ذریعہ دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائیں

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

"میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ نہ صرف خود دین کے کام کرنے میں چست ہوں بلکہ دوسروں کو بھی چست کرنے کی کوشش کریں جتنے لوگ بھی کسی کے ذریعہ سنبھل جائیں اتنوں کا ہی ثواب اسے حاصل ہوگا اور اگر کوئی کسی غیر کو نہیں صرف اپنے بیوی بچوں کو ہی دین میں چست کر دے تو اس کا بھی اسے ثواب ملے گا۔ میں نہیں سمجھتا کوئی بھی جماعت ایسی ہو جس میں ایک شخص بھی ایسا نہ مل سکے جو یہ فرض انجام دے سکے اور اگر ایک ایک شخص بھی ہر جماعت میں ایسا کھڑا ہو جائے تو اپنی جماعت میں وہ بہت چستی پیدا کر سکتا ہے۔ ضروری نہیں کہ جماعت کے پریذیڈنٹ یا سیکرٹری کا ہی یہ فرض قرار دیا جائے جن میں خدا تعالیٰ نے یہ استعدادیں ودیعت کی ہوں وہ سب کے سب اسے سر انجام دیں۔ میں نے دیکھا ہے مستعد آدمی جہاں جاتے ہیں وہاں کی جماعت میں ایک نئی زندگی پیدا کر دیتے ہیں۔ مگر عام طور پر اس کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ یہی خیال کر لیا جاتا ہے کہ سب وعظ سنتے اور اخبار پڑھتے ہیں۔ پھر کسی کو سمجھانے کی کیا ضرورت ہے۔ حالانکہ بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں پڑھنے یا سننے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا انہیں جگانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ جہاں تک خدا تعالیٰ نے کسی میں استعداد رکھی ہو اس سے دوسروں کو فائدہ پہنچائے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ر اکتوبر ۱۹۲۹ء)

جماعت احمدیہ کی ترقی

"جماعت احمدیہ تمام دنیا میں ترقی پر ترقی کرتی چلی جارہی ہے اور اس تیزی کے ساتھ پھیل رہی ہے کہ اس کی پہلے کبھی کوئی مثال دکھائی نہیں دیتی۔ یہ نشان ہیں جو حقیقتاً خدا کی طرف سے ظاہر ہوئے ہیں۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ۔ الفضل ۲۴ر دسمبر ۱۹۸۹ء صـ ۵)

درخواست دعا

○ محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ کا میجر اپریشن (ٹیومر) ۲۵ دسمبر کو "فاطمہ میموریل ہسپتال" لاہور میں بفضل اللہ بخیریت ہو گیا ہے۔ یہ اپریشن مکرم ڈاکٹر راشد لطیف صاحب گائنو کالوجسٹ نے کیا ہے۔ موصوفہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کی بھانجی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

○ اہلیہ صاحبہ مکرم مبشر احمد صاحب آف لودھراں عرصہ پانچ ماہ سے شدید بیمار ہیں۔ گلا بند ہے۔ سانس میں رکاوٹ ہے۔ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم محمد سعید کلیم صاحب دار العلوم غربی ربوہ کی آنکھ کا اپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا تھا۔ لیکن اپریشن کے چند دن بعد تکلیف ہونا شروع ہو گئی ہے۔

○ مکرم چوہدری فقیر محمد صاحب ساکن نصیر پور خورد اپنی والدہ محترمہ کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

احباب ان سب کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم راجہ نصر اللہ صاحب نے لیبر روم فضل عمر ہسپتال کے لئے ٹیچنگ ایڈز خرید نے کے لئے مبلغ پندرہ ہزار روپے بطور عطیہ دیئے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس کی احسن جزا دے اور ان کی جملہ نیک مرادیں پوری فرمائے۔

اصل میں گناہ کی شناخت کے اصول صرف دو ہی ہیں۔ اوّل حق اللہ کی بجا آوری میں کمی یا کوتاہی دوم حق العباد کا خیال نہ کرنا

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: ـــــ آغا سیف اللہ ، پرنٹر: ـــــ قاضی منیر احمد
مطبع: ـــــ ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: ـــــ دارالنصر غربی ربوہ ، قیمت: ـــــ ایک روپیہ پچاس پیسے

یکم صلح ۱۳۶۹ھش یکم جنوری ۱۹۹۰ء

نیکی کی پہچان

نیکی ایک لذت کا سرچشمہ ہے۔ اور نیکی کی لذت ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ جب انسان نیکی کرتا ہے۔ اس وقت بھی ۔ اور جب اس نیکی پر بہت سا وقت گذر جاتا ہے اور صرف اس کی یاد باقی رہ جاتی ہے اس وقت بھی۔ لذت تو گناہ میں بھی ہے۔ اور اگر گناہ میں لذت نہ ہو تو وہ گناہ کرے ہی کیوں۔ لیکن ایک تو یہ لذت نہایت عارضی ہوتی ہے۔ گناہ کیا لذت حاصل کی اور پھر بس۔ اور دوسرے یہ لذت وقت گذرنے کے ساتھ تلخ یاد بن جاتی ہے اور ایک تکلیف دہ احساس زندگی کا ساتھی بن جاتا ہے۔ کاش میں نے وہ کام نہ کیا ہوتا۔ کاش میں اس برائی سے بچ سکتا۔ کوئی نیکی نہیں کر سکتا تھا تو کم از کم یہ گناہ تو مجھ سے سرزد نہ ہوتا۔

گناہ کا ایک اور نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ نیکی کی لذت کم ہو جاتی ہے۔ نیکی سے گریز پیدا ہونے لگتا ہے۔ عارضی لذت ہی کی عادت پڑ جاتی ہے۔ بار بار کی شرمندگی کے باوجود عارضی لذت کی طرف دل دوڑنے لگتا ہے۔ اس کا علاج یوں کیا جا سکتا ہے کہ انسان بھلے وقتوں میں نیکی اور بدی کی پہچان کر لے ۔ یہ نیکی ہے اور وہ بدی اور جب نیکی سے گریز پیدا ہونے لگے تو فوراً سمجھ جائے کہ دل کسی بدی کی طرف مائل ہو گیا ہے۔ کیونکہ بدی کرتے وقت تو انسان کبھی یہ اقرار نہیں کرتا کہ بدی کرنے لگا ہوں۔ بس پہلے سے نیکی کی پہچان کر لے اور یہ بھی حق الیقین کی طرح جان لے کہ اس نیکی سے گریز پیدا ہوا تو اس کی ایک ہی وجہ ہو گی کہ بدی کے قریب چلا گیا ہوں۔ اگر ہم ایسا کر سکیں تو بے شک بار بار نیکی سے گریز کی حالت پیدا ہو لیکن ہمارا نیکی کی طرف لوٹ آنا کوئی مشکل نہ ہو گا۔ کہتے ہیں نا کہ ایمان گھٹتا بھی ہے اور بڑھتا بھی ہے۔ ایمان کے گھٹنے سے تو خائف نہ ہو لیکن یہ خوف ضرور ہونا چاہئے کہ ایمان گھٹا اور پھر بڑھا نہیں۔ گھٹنے کے بعد ایمان کو بڑھنا بھی چاہئے۔ واپس نیکی کی طرف آنا چاہئے اور پہلے سے زیادہ زور کے ساتھ واپس آنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم نیکیاں کر سکیں۔ اگر نیکی سے گریز پیدا ہو تو جبراً بھی اس نیکی کو کریں اور کرتے ہی چلے جائیں تاکہ دل کی کیفیت بدل جائے اور دل نیکی سے تسلی پکڑنے لگے۔

راتوں کو جو گھوم رہے ہیں
دن چڑھتے چھپ جائیں گے
چاند سے جن کو ڈر لگتا ہے
سورج دیکھ نہ پائیں گے

ـــ ابوالاقبال ـــ

بعض دوستوں کی خواہش کے مطابق یہ نظم دوبارہ شائع کی جارہی ہے۔

دیارِ غیر تو بے شک کوئی نہیں لیکن
ہماری آنکھ سے اوجھل وطن سے دور ہیں آپ

مسرّتوں سے ملی ہیں ہمارے غم کی حدیں
میانِ تیرگیٔ غرب، وجہِ نور ہیں آپ

دکھایا آپ نے انکو نشانِ منزلِ دوست
فسردہ قلب و نظر کیلئے سرور ہیں آپ

حکائتوں سے جو بہلا رہے تھے اپنا دل
وہ دیکھ لیں کہ حقیقت کا اِک ظہور ہیں آپ

حضور ہیں تو حضوری میں کوئی شک ہی نہیں
غیاب میں بھی تو اللہ کے حضور ہیں آپ

پہنچ رہا ہے ہر اک لمحہ تہنیت کا پیام
ہر ایک دل میں ہر اک روح میں ضرور ہیں آپ

خدا کرے کہ مری راہ مستقیم رہے
مَیں جانتا ہوں کجی سے بہت نفور ہیں آپ

نسیمؔ ان سے کہو تو بس اتنی بات کہو
ہمارے دل سے قریب اور نظر سے دور ہیں آپ

نسیم سیفی

الفضل کی اہمیت

سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالےٰ آپ سے راضی ہو) فرماتے ہیں ،
"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جِلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہو گی ، لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔"
(الفضل ۲۸ ، مارچ ۱۹۴۶ء)

عبدالجلیل عشرت

محترم عبدالمجید صاحب سالک

عبدالمجید سالک ایک بلند پایہ صحافی۔ ادیب۔ شاعر۔ افسانہ نگار، مزاحیہ نویس اور سب سے بڑھ کر ایک انسان دوست شخص تھے۔ ان کی ذات مذہبی و مسلکی تعصب سے بالا تھی۔ وہ "محبت سب سے اور نفرت کسی سے نہیں" کے اصول کے پابند تھے۔ سچ بات کہنے اور لکھنے میں بے باک تھے۔ ان کی زندگی کے مختلف شعبوں پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ یہاں ان کی صحافت۔ انسان دوستی اور حق گوئی کے متعلق چند اشارات کئے جانے مقصود ہیں۔

۱۹۲۷ء کے آغاز میں جبکہ سالک صاحب۔ ظفر علی خان کے اخبار زمیندار کے مدیر تھے۔ اخبار کی مالی حالت سخت خراب تھی۔ ظفر علی خان اور اختر علی خان نے عملہ اخبار کو مہینوں سے ان کی تنخواہیں نہ دی تھیں۔ عملہ نے اس زیادتی پر تنگ آکر ہڑتال کر دی۔ سالک و مہر نے بھی غریب عملہ کی حمایت میں ہڑتال کی اس پر بھی تنخواہیں نہ ملنے پر آخر سالک و مہر اور سارا عملۂ اخبار مستعفی ہو گیا سخت نامساعد حالات کے باوجود مستعفی عملہ کے معاش کا بندوبست کرنے کے لئے سالک صاحب نے "اخبار انقلاب" جاری کیا۔ اپنی کتاب سرگزشت میں سالک صاحب لکھتے ہیں۔ "مولانا عبدالقادر قصوری نے ہم سے پوچھا کہ اب کیا کرو گے؟ تو ہم نے کہا۔ اخبار نکالیں گے۔ اس کے سوا اور کیا کر سکتے ہیں۔ صرف ہم دونوں (سالک و مہر) کا معاملہ ہوتا تو ہم کسی نہ کسی طرح مزدوری کر کے پیٹ پال لیتے۔ لیکن عملہ کے سولہ سترہ انسانوں کے روزگار کا بندوبست تو اخبار کے بغیر نہیں ہو سکتا۔"
یہ سالک صاحب کی انسان دوستی اور غریب پروری کی ایک مثال ہے۔

اخبار انقلاب کے پہلے پرچہ میں صفحہ اوّل پر علامہ اقبال کی ایک تازہ فارسی نظم شائع ہوئی جو علامہ نے ظفر علی خان کی مزدور عملہ پر زیادتی سے متاثر ہو کر لکھی۔ اخبار انقلاب کے سرورق پر روزانہ علامہ اقبال کا یہ شعر چھپتا رہا۔

؎ آفتاب تازہ پیدا بطن گیتی سے ہوا
آسماں ڈوبے ہوئے تاروں کا ماتم کب تلک!

اور اس شعر سے اوپر قرآن کریم کی آیت جس کا ترجمہ یہ ہے اور ظلم کرنے والے عنقریب جان لیں گے۔ کہ کس مقام کی طرف ان کو لوٹ کر جانا ہے

اخبار انقلاب مسلمانان ہند کے سیاسی اور مذہبی حقوق حاصل کرنے کے لئے وقف رہا۔ پھر قیام پاکستان کے لئے سالک و مہر اور انقلاب کی جدوجہد کسی چوٹی کے لیڈر سے کم نہ تھی۔

سالک و مہر جہاں قیام پاکستان کی حمایت میں مضامین لکھتے لکھواتے رہے وہاں ذاتی طور پر عبداللہ ہارون وغیرہ اکابر سے مشوروں میں مخلصانہ تعاون کرتے رہے۔ آج کل تاریخ کو مسخ کرنے کا دور ہے۔ جن مسلمان کہلانے والے (کانگرسی اور احراری گروہوں) نے ہندوستان میں غیر مسلموں سے مل کر پاکستان بننے کی سخت مخالفت کی۔ اسے ناپاکستان اور قائداعظم کو کافر اعظم کہتے رہے۔ وہ اب پاکستان کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں۔ اور حصول اقتدار حاصل کرنے کے لئے کوشاں ہیں لیکن جو لوگ ہندوستان میں مسلم حقوق کے لئے لڑتے رہے اور قیام پاکستان کی جدوجہد میں صف اوّل میں شامل رہے اُن کے ذکر خیر سے بھی کاملاً اجتناب کیا جا رہا ہے۔ سیاست و صحافت کے اس رُخ کو سالک صاحب نے شروع میں ہی بھانپ لیا تھا۔ اپنی کتاب سرگزشت میں "خاتمہ سخن" میں لکھتے ہیں۔
"۱۵ اگست کو پاکستان قائم ہو گیا۔ اس وقت کے بعد کی سرگزشت لکھنا بے حد دشوار ہے۔ میں ابھی اپنے دل و دماغ اور اپنے قلم میں اتنی صلاحیت نہیں پاتا۔ کہ جو کچھ میں نے دیکھا اور سنا اور بساط سیاست پر شاطرین نے جو چالیں چلیں ان کو قلمبند کر سکوں۔ اور شاید اس سرگزشت کو فاش انداز سے لکھنا مصلحت بھی نہیں"

چنانچہ سالک صاحب نے ۱۹۴۹ء میں انقلاب بند کر دیا کہ یہی مصلحت بینی کا تقاضہ تھا۔

سالک صاحب سچی بات لکھنے کہنے میں بے باک تھے۔ سرگذشت میں ملکانہ میں انسداد ارتداد کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"بریلوی۔ دیوبندی۔ شیعہ۔ لاہوری احمدی ہر رنگ کی جمعیۃ تبلیغ الاسلام کے مبلغ غرض ہر فرقہ اور ہر جماعت کے کارکن آگرہ اور نواحی علاقوں میں پھیل گئے چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ مل جل کر اسلام کی خدمت کرتے لیکن ان جماعتوں نے وہاں آپس میں لڑنا شروع کر دیا۔ صرف احمدی مربیان کچھ کام کرتے تھے اور باقی تمام فرقوں کے لوگ یا آپس میں برسرپیکار رہتے یا احمدیوں کے خلاف کفر کے فتوے شائع کرتے تھے۔ غرض ان لوگوں کی غیر مآل اندیشی اور نفسانیت نے انسداد ارتداد کو ناممکن بنا دیا۔ اور کفر کی مشین پوری قوت سے چلتی رہی"

تحریک آزادیٔ کشمیر کے سلسلہ میں لکھتے ہیں:
"آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر بدستور مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب چلے آ رہے تھے لیکن جب احرار نے احمدیوں کے خلاف شورش شروع کر دی۔ تو مرزا صاحب نے خود ہی صدارت سے استعفیٰ دے دیا اور علامہ اقبال کمیٹی کے صدر منتخب ہوئے۔ کمیٹی کے بعض ممبروں اور کارکنوں نے احمدیت کی مخالفت محض اس لئے شروع کر دی کہ وہ احمدی ہیں۔ یہ صورت حال مقاصد کشمیر کے اعتبار سے سخت نقصان دہ تھی۔ چنانچہ ہم نے کشمیر کمیٹی کے ساتھ ہی ساتھ ایک کشمیر ایسوسی ایشن کی بنیاد رکھی۔ جن میں سالک مہر۔ سید حبیب۔ منشی محمد دین فوق۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد اور ان کے احمدی اور غیر از جماعت رفقاء سب شامل تھے۔ ایسوسی ایشن کے قیام کا مقصد یہ تھا کہ مبادا کشمیر کمیٹی آگے چل کر احرار ہی کی ایک شاخ بن جائے اور وہ متانت و سنجیدگی ختم ہو جائے۔ جس سے ہم اب تک کشمیر میں کام لیتے رہے ہیں۔ بہرحال تھوڑا بہت کام ہوتا رہا۔ لیکن کچھ مدّت کے بعد نہ کمیٹی رہی نہ ایسوسی ایشن رہے نام اللہ کا"

سالک صاحب کا حضرت امام جماعت احمدیہ (ثانی) سے نہایت مخلصانہ دوستی کا تعلق رہا۔ ۱۹۱۲ء کی بات ہے۔ سالک صاحب قادیان گئے حضرت امام جماعت احمدیہ (اوّل) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جب انہی دنوں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی حج پر روانگی کی الوداعی تقریب منعقد ہوئی۔ تو اس میں سالک صاحب نے الوداعی نظم پڑھی۔ جو اخبار 'بدر' میں شائع ہوئی۔

بعد میں سالک صاحب گاہے گاہے قادیان اور پھر اس کے بعد ربوہ جاتے رہے۔ اور حضرت امام جماعت سے ملتے رہے۔

مجھے یاد ہے جب میں حضرت امام جماعت احمدیہ (ثانی) کی آخری بیماری میں حضور کی عیادت و زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ تو سالک صاحب کے ذکر پر حضور پر سخت رقت طاری ہوئی اور فرمایا۔ سالک صاحب بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ افسوس وہ بھی رخصت ہوئے۔

ذکر ہو رہا تھا۔ سالک صاحب کی حق گوئی کا۔

۱۹۵۲ء میں ایک خط میں لکھتے ہیں:۔
"آج کل مغربی پاکستان کے شہروں میں مولویوں اور احراریوں نے احمدیوں کے خلاف خاصا ہنگامہ کر رکھا ہے اور مطالبہ کر رہے ہیں کہ ظفر اللہ خان کو وزارت سے نکالا جائے۔ اور احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ ہم لوگ حکومت میں اس مطالبہ کی شدید مخالفت کر رہے ہیں۔ میں پچھلے ہفتے وزیراعظم صاحب سے بھی ملا تھا۔ دیکھیں اس محشرستان کا کیا حشر ہوتا ہے"

اس تحریر کا مقصد یہ ہے کہ قطع نظر اپنے ذاتی مذہبی عقائد کے سالک صاحب جس بات کو درست سمجھتے تھے۔ اسے لکھتے اور کہتے تھے۔

جیسا کہ شروع میں ذکر آیا ہے سالک صاحب بلند پایہ مزاحیہ نگار تھے۔ ان کا یہ پہلو اور ان کی محفل آرائی الگ داستان ہے۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں

الفضل کے وہ خریداران جو اپنا پرچہ بذریعہ ڈاک وصول کرتے ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ براہِ کرم اپنے پوسٹ کوڈ سے اطلاع دیں تاکہ ان کے پتے کی چٹول پر درج کیا جا سکے۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زراعت

آم کے کچے پھل کا گرنا اور اس کا تدارک

آم کو پھلوں کا بادشاہ کہا جاتا ہے۔ پاکستان کا ایک اہم پھل شمار ہوتا ہے۔ گذشتہ چند سالوں سے اس کی برآمد سے زرِ مبادلہ بھی کمایا جا رہا ہے۔ جس سے اس کی اہمیت میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ اور اس کی پیداوار کو بڑھانے کی طرف مزید توجہ پیدا ہوئی ہے۔ مالکان باغات آم نے یہ شکائت کی ہے کہ آم کے کچے پھل کی کافی مقدار پکنے سے پہلے ہی گر کر ضائع ہو جاتی ہے۔ جس سے مالکان کا بہت نقصان ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں گذشتہ چند سالوں میں سروے کیا گیا تا صحیح معلومات حاصل ہوں اور ان کی روشنی میں اس کیرا (FRUIT DROP) کا تدارک کیا جا سکے۔ مینگو ریسرچ اسٹیشن شجاع آباد نے تفصیلی تحقیق کی اور اس کے حاصل کردہ نتائج کو احباب کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ تا فائدہ اٹھایا جا سکے۔ آم کا پھل چار مرحلوں میں گرتا ہے یعنی

۱۔ جب پھل ابھی رائی کے دانے کے برابر ہو۔

۲۔ دوسری دفعہ جب پھل مٹر کے دانے کے برابر ہو۔

۳۔ تیسرا مرحلہ جب پھل کا سائز ٹماٹو کے برابر ہو۔

۴۔ آخری مرحلہ جب پکنے میں چند روز باقی ہوتے ہیں۔

بغور مشاہدہ سے معلوم ہوا ہے کہ پھولوں والی ایک شاخ (INFLORESCENCE) پر ۲۰۰ سے ۳۰۰۰ تک پھول ہوتے ہیں۔ اگر تمام پھول پھل بن جائیں تو شاخ اور پودا اس کو برداشت نہیں کر سکتا اور پودا اجلاً ختم ہو جائے گا۔ لہٰذا قدرت کی مہربانی سے اکثر پھول اور پھل گر جاتے ہیں۔ صرف اس قدر پھل باقی رہتا ہے۔ جس سے پودے کی زندگی بھی قائم رہے۔ بغور مطالعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک شاخ پر تین قسم کے پھول ہوتے ہیں۔

۱۔ مکمل پھول جس میں نر اور مادہ دونوں موجود ہوں۔

۲۔ مادہ پھول جس میں صرف مادہ حصہ ہوتا ہے۔

۳۔ نر پھول جس میں صرف نر حصہ ہوتا ہے۔ ان پھولوں میں پھل صرف انہی پھولوں سے بنتا ہے۔ جو مکمل پھول ہوتے ہیں۔ نر پھولوں سے پھل نہیں بنتا اور وہ گر جاتے ہیں۔ ان پھولوں کی تعداد مختلف اقسام میں مختلف ہوتی ہے۔ مکمل پھولوں کی تعداد ۵۱۶۶ سے ۸۱۶۹ فیصد تک ہوتی ہے۔ مادہ پھولوں کی تعداد ۱۶۷ فیصد تک ہوتی ہے اور نر پھولوں کی تعداد ۱۷۶۸ سے ۷۷۶۴ فیصد تک ہوتی ہے مکمل پھولوں کا ۱۳، سے ۲۸ فیصد پھل بنتا ہے۔ باقی سب پھول گر جاتے ہیں۔ اس کے بعد پھل گر جاتا ہے جس کی درج ذیل وجوہات ہیں۔

۱۔ باغ کے اردگرد ہوا توڑ باڑوں کا نہ ہونا۔ ان کے ہوتے سے آندھیوں اور طوفان سے پھل گر جاتا ہے۔ باڑوں کی وجہ سے پھل کی حفاظت ہوتی ہے۔

۲۔ پانی کی کمی یا زیادتی بھی پھل گرنے کا باعث بنتی ہے۔

۳۔ نائٹروجن یا دوسرے نمکیات کا زمین میں کم ہونا۔

۴۔ موسم میں درجہ حرارت کی یک لخت تبدیلی۔

۵۔ عمل زیرگی میں معاون کیڑوں کی کمی

۶۔ مختلف نوع کے نقصان رساں کیڑوں کا حملہ۔

۷۔ مختلف بیماریوں خصوصاً سفوفی پھپھوندی (POWDERY-MILDEW) کا حملہ۔ اس بیماری کا حملہ اس وقت زیادہ ہوتا ہے۔ جب بوقت پھول موسم ابر آلود ہو یا بارش ہو جائے۔ اوّل تو پھول ہی گر جاتے ہیں اور اگر پھل بن جائے تو وہ کمزور ہوتا ہے اور بتدریج گرتا رہتا ہے۔

۸۔ بارش۔ آندھی۔ طوفان اولے وغیرہ سے عملِ زیرگی متاثر ہوتا ہے۔

۹۔ باغات میں غیر موزوں فصلات کی کاشت مثلاً گنا۔ کپاس۔ گندم۔ برسیم۔ مکئی وغیرہ۔ وغیرہ۔ چھوٹے پودوں میں تو برسیم کی کاشت ٹھیک رہتی ہے لیکن جب پودے پھل دینے لگیں اس وقت کاشت نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ فروری مارچ میں برسیم کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر اس وقت آم کے پودے پھول۔ بور نکال رہے ہوتے ہیں۔ آبپاشی سے پھول پھل کا نقصان ہوتا ہے تقریباً یہی حال گندم کی کاشت سے ہوتا ہے۔ دیگر فصلات گنا۔ کپاس۔ مکئی وغیرہ بھی نقصان رساں ہیں۔

حفاظتی تدابیر

۱۔ ہوا توڑ باڑیں باغات کے اردگرد لگائی جائیں۔ بڑے قد والے پودے از قسم جامن۔ شیشم وغیرہ لگائے ہیں۔

۲۔ آبپاشی کا پورا پورا خیال رکھا جائے۔ حسب ضرورت پانی دیا جائے۔

۳۔ پھل کی برداشت کے بعد باغ میں باقاعدگی سے ہل چلایا جائے۔ اور گوڈی کی جائے۔ ماہ اکتوبر۔ نومبر۔ دسمبر میں کھاد گوبر دی جائے۔ سندھ میں ۱۵، نومبر کے قریب پانی بند کر دیا جائے۔ اور پنجاب میں دسمبر کے آخری ہفتہ میں پانی بند کر دیا جائے۔ تا شاخوں کی نشوونما ہو جائے اور پھول آنے شروع ہوں۔ پھول نکلنے سے دو تین ہفتہ پہلے کیمیاوی کھاد نائٹروجن۔ فاسفورس اور پوٹاش دی جائے۔ کھاد کی مقدار کے لئے معلومات درج ہیں۔

عمر پودا (کلو گرام فی پودا)	گوبر کی کھاد
۶-۷ سال	۳۰
۸-۹ "	۴۰-۶۰
۱۰-۱۱	۸۰-۱۰۰
۱۲ سال اور زیادہ	۱۲۰-۲۴۰

یوریا	سنگل سپر فاسفیٹ	پوٹاشیم سلفیٹ
۱۲۵	۱۲۵	۶۵
۳۰،	۲	۱
۳۰،	۴	۲
۴	۸	۳

یوریا کھاد کو دو حصوں میں دیں نصف پہلے اور نصف پھل بن جانے پر۔ احباب خیال رکھیں کہ یوریا کی امونیم سلفیٹ کھاد زیادہ بہتر ہے۔ اس صورت میں مقدار دو چند کر لی جائے۔

نقصان پہنچانے والے کیڑوں اور بیماریوں کا بروقت کنٹرول کیا جائے۔ اس کے لئے کم از کم تین بار سپرے کیا جائے۔

اوّل: جب پھل برداشت ہو جائے۔

دوم: پھول نکلنے سے چند دن پہلے۔

سوم: جب پھل پوری طرح بن جائے۔

اس کے علاوہ اگر ضرورت ہو تو سپرے کیا جائے۔

آم کا تیلا یا سست تیلا۔ پھل کی مکھی وغیرہ کے لئے انتھیو۔ ایکالکس۔ ہوسٹا تھیان۔ سپرا سائیڈ۔ فالیڈال۔ میٹاسٹاکس وغیرہ سپرے کیا جائے۔ سفوفی پھپھوندی (POWDERY MILDEW) کے لئے بنلیٹ۔ ٹاپسن ایم۔ ٹلٹ وغیرہ استعمال کی جائے۔

اُمید ہے کہ اگر احباب مندرجہ بالا امور کا خیال رکھیں گے تو بہتر پیداوار حاصل کریں گے۔

(مرسلہ نظارت زراعت)

حقوق الاطفال

ملک معراج خالد جو قومی اسمبلی کے سپیکر ہیں۔ عالمی کانفرنس برائے حقوق الاطفال کے موقع پر مہمان خصوصی تھے۔ اپنی تقریر میں ملک صاحب نے کہا کہ چار دہا کے گذر جانے کے باوجود پاکستان کا معاشرہ ابھی تک منافقت سے بھرپور ہے اور متضاد توجیہات عام ہیں۔ آپ نے اپنی انگریزی زبان میں کی ہوئی تقریر کو ایک طرف رکھتے ہوئے اُردو زبان میں حاضرین سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج بھی ہم قومی مسائل کی انتہائی اہمیت کے باوجود علاقائی یا برادری سوچ کے ساتھ فیصلے کرتے ہیں اور قومی مفاد کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ ان حالات کے ہوتے ہوئے ہم بچوں کے لئے وقت کیسے نکال سکتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ ایک ایسے ملک میں جہاں کچھ بچے تو مرسیڈیز گاڑی میں سکول جاتے ہیں اور ایک کثیر تعداد پیدل چل کر وہاں پہنچتی ہے۔ وہاں برابر کے مواقع ملنے کی کیا توقعات ہو سکتی ہیں باوجود اس کے کہ ہمارے پاس مالی اور افرادی وسائل خاصے زیادہ ہیں۔ اور یہ اللہ تعالےٰ کی دین ہے فیصلہ کرنے والوں نے ان لوگوں کے لئے جن کا یہ سب کچھ ورثہ ہے بہت کم رہنے دیا ہے۔ پاکستان کے بچوں کے لئے تو بہت ہی کم مواقع موجود ہیں۔ ملک صاحب نے کہا کہ پاکستان کو اقوام متحدہ کی حقوق الاطفال کی کنونشن کی توثیق کرتی چاہیئے لیکن اگر اس کی توثیق کا معاملہ صرف کاغذوں تک ہی رکھا گیا تو ملک کے بچوں کو اس کا کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شعر و سخن

مکرم ایڈیٹر صاحب بدر نے قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر کی ایک نظم جو حضرت بانیٔ سلسلہ کے بارے میں تھی مندرجہ ذیل نوٹ کے ساتھ شائع فرمائی تھی۔ یہ نوٹ ہم اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرکے استدعا کرتے ہیں کہ وہ بھی اس کارِ خیر میں حصہ لیں۔

"حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں قبل از نماز عصر ۲۷ اگست کی شام کو عاجز حاضر تھا کہ حضور نے فرمایا کہ اخبار میں شعر و سخن بھی چاہیئے کیونکہ بعض لوگ نثر پڑھتے ہیں اور بعض نظم سے ہی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لیکن نظم ایسے آدمیوں کی چاہیئے جو اس فن میں خوب مہارت رکھتے ہوں۔ عروض قافیہ سے آگاہ ہوں اور نظم مؤثر ہو اور سلسلہ حقہ کے متعلق ہو۔ فرمایا جماعت کے اندر ایسے لوگوں کو تاکید کرنی چاہیئے کہ گاہے گاہے اس قسم کی عمدہ نظمیں لکھ کر روانہ کیا کریں۔ حضرت کے اس حکم کی تعمیل میں آئندہ اخبار میں شعر و سخن کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔ جو احباب اس فن میں مہارتِ تام رکھتے ہوں ان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی نظمیں ارسال فرمایا کریں۔

(ڈاکٹر) محمد اسحاق خلیل
زیورک

سوئٹزرلینڈ

سوئٹزرلینڈ کو دنیا کا امیر ترین ملک سمجھا جاتا ہے۔ یہ ملک جرمنی آسٹریا۔ فرانس اور اٹلی کے درمیان میں ہے اس لئے بالعموم مغربی یورپ کی ثقافت کا اثر پایا جاتا ہے۔ تاہم سوس لوگ اپنے ملک کو "نیوٹرل" یعنی غیر جانبدار کہلانا پسند کرتے ہیں۔ اس کا ایک اہم نتیجہ یہ ہے کہ اس ملک کو خارجہ تعلقات میں امریکہ اور مغربی ممالک کے ساتھ ساتھ روس اور مشرقی یورپ سے بھی اچھے (یا کم از کم ظاہراً اچھے) تعلقات رکھنا پڑتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ مغربیت اور سرمایہ دارانہ نظام کو دولت کی فراوانی بینکنگ اور حب تکاثر کے باعث زیادہ ہمدردی سے اپنایا جاتا رہا ہے۔

اس ملک کی چار سرکاری زبانیں ہیں یعنی جرمن۔ فرنچ۔ اٹالین اور رہیٹو رومانیش تقریباً دو تہائی لوگ جرمن زبان بولتے ہیں۔ یہاں جرمن زبان کا ایک خصوصی سوس ڈائیلیکٹ بھی ہے انگریزی زبان اگرچہ اکثر سمجھی جاتی ہے تاہم یہاں کے لوگ مقامی زبان بلکہ ڈائیلیکٹ بولنے والوں کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ یوں بھی جرمن اور فرنچ زبانوں کی اہمیت واضح ہے اس ملک کی کل آبادی چھ ملین (یعنی ساٹھ لاکھ) کے قریب ہے گویا نیویارک کی کل آبادی سے بھی کم اور کراچی اور گردونواح کی آبادی سے کچھ زیادہ عیسائی آبادی میں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ برابر ہیں کچھ یہودی لوگ بھی ہیں۔ جن میں ایک کثیر تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو جنگِ عظیم ثانی کے دوران ہٹلر یا دوسرے جرمنوں کے مظالم سے پناہ حاصل کرنے کے لئے یہاں آ کر پناہ گزین ہو گئے تھے۔ مسلمانوں کی تعداد ایک لاکھ سے کچھ زیادہ ہی ہوگی بہر کیف یہاں مسلمان اب یہودیوں سے زیادہ ہی ہوں گے) چھ ملین کی کل آبادی میں تقریباً ایک ملین غیر ملکی ہیں یعنی ہر پانچواں شخص غیر ملکی ہے۔ ملک کا دارالخلافہ برن (BERN) میں ہے جنیوا اور زیورک اہم اقتصادی سیاسی اور ثقافتی اور بالخصوص بنکوں کے مراکز ہیں۔ ملک کے جنوبی شہر جنیوا میں یو۔ این۔ او کے مختلف اداروں کے مراکز اور عالمی ریڈ کراس (ہلال احمر) کا ہیڈ کوارٹر بالخصوص قابل ذکر ہے یہ مراکز اگرچہ سوئٹزرلینڈ کی زمین پر ہی ہیں لیکن فرانس اور اٹلی کی حدود سے صرف چند میل کے فاصلہ پر واقعہ ہیں یہاں کے لوگ بالعموم نظم و ضبط کو عملی رنگ میں دکھانا ضروری سمجھتے ہیں۔ کچھ روز ہوئے ایک فلپائن کی مہمان سے ملاقات کا موقع ملا۔ تو انہوں نے کہا کہ میں اٹلی میں چھٹیاں گزارنے کے بعد سوئٹزرلینڈ آئی ہوں اٹلی میں فلپائن یا ایشین زندگی کے سے

باقی صــ ۷ــ پر

بہاریہ

ابرِ نیساں بھی تو اس بار عجب برسا ہے
نہ شگوفے ہی لگے اور نہ کلیاں مہکیں
نہ کوئی پھول کھلا اور نہ نغمہ پھوٹا
یار کی محفلوں سے دور کہیں!
دل یونہی خواب بُریدہ، تہہ جاں سویا ہے
سبز پوشاک میں ہے زیبِ خزاں کی صورت

لوگ کہتے ہیں بہار آئی ہے
ہم بھی کہتے ہیں بہار آئی ہے

غالب احمد

◎

ہمتیں جواں رکھو گرچہ رات بھاری ہے
صبحِ نو کے سانسوں کی سب مہک ہماری ہے

تازہ چہرۂ گُل ہے اپنے گریۂ شب سے
ہم نے یوں شبِ ہجراں جاگ کر گزاری ہے

اپنی دُھن میں رہتے ہیں، مست ہیں قلندر ہیں
جیت بھی ہماری ہے مات بھی ہماری ہے

دسترس میں رہتا ہے قافلہ زمانے کا
وہ صدی ہماری تھی یہ صدی ہماری ہے

عاقبت بنانے کو جان نذر کرتے ہیں
سلسلہ چلانا تو خدا کی ذمے داری ہے

بے خبر نہیں ہے وہ چاہتوں کی شدت سے
رات ساری چاند نے یہیں کہیں گزاری ہے

امۃ الباری ناصر

مستقل رہنا ہے لازم اے بشر تجھ کو سدا
رنج و غم یاس و الم فکر و بلا کے سامنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم چوہدری لئیق احمد صاحب ایڈووکیٹ۔ سڈنی آسٹریلیا سے لکھتے ہیں:۔ کئی دنوں سے آپکی خدمت میں حاضر ہونے کا سوچ رہا تھا۔ میں جب کھاریاں پاکستان تھا تو آپ کی جانب سے اپنے جان سے پیارے "الفضل" میں چھوٹے سے کالم میں ملکی اور غیر ملکی خبروں کا خلاصہ پڑھ کر سخت کوفت ہوتی تھی میں کہتا یہ باسی خبریں چھاپنے کا کیا فائدہ لوگوں نے تو یہ عام اخبارات میں پڑھ لی ہیں مگر اس بات کا احساس یہاں آسٹریلیا آکر ہوا ہے کہ آپ کی الفضل ہی واحد ذریعہ ہوتی ہے جس سے اہم خبروں کا پتہ چلتا ہے اسکے علاوہ کیا نہیں ہوتا اخبار میں اللہ تعالیٰ آپ کو اسی طرح مزید پاکستان پولیس کے پرچوں کا سامنا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ الگ بات ہے کہ آپ کا اخبار یہاں پر بھی ہمیں ۲ ہفتے بعد ملتا ہے۔ مگر ہمارے لئے عید کے چاند جتنی خوشی یہ پرچہ رکھتا ہے۔

برادرم قمر سلیمان احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ آپ کو لمبی اور صحت والی زندگی عطا فرمائے۔ آپ کی رات دن کی محنت سے الفضل میں ایک اعلیٰ حسن پیدا ہو چکا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں اسیرانِ چک سکندر کی رہائی کے لئے دعا کی درخواست پیش کر دیں۔ اگر آپ اعزازی طور پر مجھے آسٹریلیا میں اپنا نمائندہ مقرر کر سکیں تو مشکور رہوں گا۔ بلا معاوضہ کام کرنے کو تیار ہوں بلکہ اخبار کی تعداد بڑھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب لکھتے ہیں

انگریزی زبان کسطرح سمجھی جا سکتی ہے اس پر سیر حاصل مضمون بلکہ مضامین ہمارے مایہ ناز ماہر تعلیم۔ محترم پروفیسر میاں محمد افضل صاحب نے آپ کی توجہ سے الفضل میں شائع کروائے ہیں۔ جو اگرچہ "حقیقۃً" ایک مذہبی اور جماعتی پرچہ ہے۔ لیکن ملکی اور قومی ضروریات کو بھی کما حقہٗ پورا کرتا ہے اور پاکستان اور اس کے اہالیان کو معاشی اور علمی مسائل پر لکھنے کا سامان مہیا ہے اس اعتبار سے محترم میاں صاحب موصوف اپنے گرانقدر خیالات سے قارئین الفضل کو آگاہ کرنے پر ہم سب کے شکریہ کے مستحق ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اس جذبہ کو فروغ بخشے۔ جہاں تک میں سمجھا ہوں۔ محترم میاں صاحب نے اپنے خیالات کو انگریزی کے مبتدیوں کے لئے مشعلِ راہ بنانے تک ہی محدود رکھا ہے۔ میں آج اس موضوع کو۔ یعنی کہ انگریزی کیسے پڑھائی جانی چاہیئے۔ ہائی سکول کے لیول تک کے طلباء تک پھیلانا چاہتا ہوں اور یہ اس لئے کہ مجھے چار دہائیوں تک میٹرک کی کلاس کو انگریزی پڑھانے کا تجربہ ہے۔ اور اپنے تجربہ سے میں نے جس طریق کو طلباء کے لئے مفید پایا۔ اس کا ذکر اس معیار تک انگریزی پڑھانے والے اساتذہ کے افادہ کے لئے کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔

بد قسمتی سے آج کل عام ہائی سکولوں میں انگریزی پڑھائی نہیں بلکہ "رٹائی" جاتی ہے۔ ماہرین تعلیم جانتے ہیں کہ انگریزی سیکھنے اور سکھانے کے لئے اسے پڑھنا اور لکھنا دونوں ہی لازمی ہیں۔ جو بات محض زبانی بتلا دی جائے وہ اچھی طرح ذہن نشین نہیں ہو سکتی۔ جب تک آپ اس کو لکھ کر نہ سمجھائیں اور پھر طلباء اس کو خود لکھ کر اسے اپنے علم کا حصہ نہ بنالیں لیکن لکھنا لکھانا محنت طلب امر ہے اور جہاں غرض اور مقصد محض طالب علم کو صرف اس کے لئے تیار کرنا ہی مطلوب ہو کہ وہ امتحان میں مضمون لکھ سکے۔ اور جبکہ مضمون بازار میں بنے بنائے (TAI-LORMADE) دستیاب ہوں اور طالب علم کو صرف انہیں "رٹنا"، مار کر یاد کرنے سے ہی کام چل جاتا ہو۔ وہاں طلباء کو اپنے طور پر مضمون لکھنے کی مشق کروانے کی ضرورت تحصیل حاصل ہے اس لئے اساتذہ کرام متوقع مضامین جو گیس پیپروں کی شکل میں بازار میں عام مل جاتے ہیں ان کو "رٹوا" دیتے ہیں اور طلباء امتحان میں پاس ہو جاتے ہیں۔ عام اس سے کہ وہ خود کوئی ایک فقرہ بھی صحیح لکھ سکتے ہیں یا نہیں۔ میٹرک تک کا تو میرا اپنا تجربہ ہے۔ لیکن یہی نسخہ ایف اے میں بھی کارگر ہو رہا ہے۔ اس سے تعلیم کی افادیت کم ہو رہی ہے اور اس کا معیار گر رہا ہے۔ اس انحطاط اور زوال کو روکنے کے لئے ہمیں ایسے جہاد کی ضرورت ہے جو ہمہ گیر ہو۔ اساتذہ کو کس طرح پڑھانا چاہیئے۔ اس کی تھوڑی سی تفصیل بیان کرنا مضمون کے اغراض میں شامل ہوگا ....

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے جنہوں نے میٹرک سنہ ۴۰ء سے پہلے کیا وہ شاہد ہیں کہ میں جب سکول میں آیا۔ تو بقول میجر شریف احمد صاحب باجوہ جو ان دنوں سکول میں پڑھتے تھے اور بعد میں مجھے ان کے ساتھ امریکہ میں بطور مربی کام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی کہا کرتے تھے کہ میں "انگریزی" "انگریزی" میں پڑھایا کرتا تھا۔ جسے اصطلاح میں "ڈائریکٹ میتھڈ" کہتے ہیں جسے سمجھنا شروع شروع میں تو طلباء کو عجیب اور مشکل لگا لیکن پھر آہستہ آہستہ وہ اس کے عادی ہو گئے۔ اس طرح بقول جنرل عبد العلی صاحب (جو ان دنوں غالباً صوفی بشارت الرحمٰن صاحب کے کلاس فیلو تھے) وہ کہا کرتے ہیں کہ میں رٹے کا قائل نہ تھا۔ مضمون خود اپنے سامنے کلاس میں لکھایا کرتا تھا۔

ایک عنوان مثلاً "اونٹ" دے دیا اور کہا کہ آپ جو کچھ اس پر لکھنا چاہتے ہیں اس کو ملحوظ رکھ کر۔ جس لفظ کا ترجمہ آپ کو انگریزی میں نہیں آتا۔ وہ مجھ سے پوچھ لو۔ چند منٹ ضروری اور مطلوبہ ذخیرہ جمع کرنے کے بعد طلباء اپنی کاپیوں پر مضمون لکھنا شروع کر دیتے تھے اور یہ خاکسار چکر لگاتے لگاتے ان کے ڈیسک پر بیٹھ کر ان کے مضامین کی باری باری دو چار سطروں کی تصحیح کر دیا کرتا تھا۔ گھنٹی ختم ہو جاتی تو ان کی کاپیاں اٹھوا کر لے جاتا اور اگلے روز "مارک" کر کے انہیں واپس کر دیتا اور ساتھ انہیں موقع دیتا کہ میرے جو نشان۔ الفاظ یا فقرے انہیں سمجھ نہ آئیں وہ وہیں مجھ سے پوچھ لیں اور اس طرح ان کی غلطیاں ان پر واضح ہو جاتیں۔ ہجوں کی غلطیوں کے متعلق انہیں ہدایت تھی کہ وہ انہیں درست کر کے دو چار دفعہ مضمون کے نیچے لکھ لیں اور ایک دفعہ کاپی کے آخر میں مقررہ صفحہ پر تاکہ ان کا ساتھ ساتھ Spelling chart بھی بنتا جائے یہ طریقہ یقیناً محنت اور توجہ طلب ہے اگر اس دور کے اساتذہ کرام اس کو اپنا لیں۔ تو ملک اور قوم کے لئے بہت ہی نتیجہ خیز ثابت ہوگا۔

بچوں کا کالم

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ سب کو صحت اور تندرستی کے ساتھ نیک اور پاکیزہ اور اچھے اچھے کام کرنیوالی لمبی عمر عطا فرمائے یہ بہت اچھی بات ہے کہ آپ الفضل میں سے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات پڑھتے ہیں اور ان پر عمل کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں ایک ہماری پیاری بچی خالدہ ارشاد تو ان ارشادات کو اپنے ہاتھ سے لکھ کر ان کی تشریح بھی لکھتی ہیں تاکہ وہ اپنے ابّو اور امّی کو دکھا کر ان سے پوچھیں کہ اس نے ان ارشادات کو صحیح سمجھا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خالدہ ارشاد کو اور باقی تمام بچوں کو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کو پوری طرح سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

o بھئی آپ نے تو بہت نظمیں لکھنی شروع کر دی ہیں یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ نظم کہنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ سب سے پہلی بات جو نظم میں انتہائی ضروری ہے۔ وہ ہے شعروں کا وزن۔ سب شعر ایک جیسے وزن کے ہونے چاہئیں۔ یہ نہیں کہ ایک مصرع میں چار الفاظ ہوں اور دوسرے میں دس۔ اور ایک شعر کے آخر پر ایک قسم کا لفظ آئے اور دوسرے شعر کے آخر پر بالکل ہی کسی اور طرح کا۔ مثلاً ایک شعر تو ان الفاظ پر ختم ہو" کہاں ہو تم" اور دوسرے شعر کے آخری الفاظ ہوں" چلے چلو" ہونا یہ چاہیئے کہ اگر ایک شعر کے آخری الفاظ "کہاں ہو تم" ہیں اور دوسرے شعر کے آخری لفظ "وہاں ہو تم" اور تیسرے شعر کے "جہاں ہو تم" الفاظ ہوں۔ اگر آپ کوئی لطیفہ لکھیں۔ چھوٹی سی کہانی لکھیں یا کوئی واقعہ لکھیں تو اس کے شائع ہونے کا زیادہ امکان ہے۔ بلکہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ ضرور شائع ہوگا۔ لیکن آپ تو زیادہ تر نظمیں بھیجنے لگے ہیں جو بالکل بے وزن ہوتی ہیں اور اس لئے شائع نہیں ہوتیں۔

o یہ بات ہمیں بہت اچھی لگی کہ امۃ الحفیظ مبارکہ نے اپنی دادی اماں سے محبت کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ اس سے بہت پیار کرتی ہیں۔ وہ یہ بھی کہتی ہے کہ جب بھی ہم کوئی بات پوچھتے

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۳۰۱ - میں محبوب الحق CAMASTRAL (JURG) ولد FRANZ CAMASTRAL پیشہ کنٹریکٹر عمر ۲۷ ۱/۲ بیعت ۲۳/۳/۸۷ ساکن سوئٹزرلینڈ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے ۔ اس وقت مجھے مبلغ SFR 2500/- ماہوار بصورت CONTR-ACTOR مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محبوب الحق (JURG) CAMASTRAL سوئٹزرلینڈ۔ گواہ شد نمبر ۱- شیخ ناصر احمد زیورچ۔ گواہ شد نمبر ۲- رفیق TSCHANNEN زیورچ۔

مسل نمبر ۲۷۲۲۲ :- میں محمد قدرت اللہ محمود ولد محمد عبداللہ چیمہ قوم جٹ چیمہ پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۶/۷ دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۱/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے ۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد۔ محمد قدرت اللہ محمود ولد محمد عبداللہ چیمہ ۶/۷ دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد عبداللہ چیمہ وصیت نمبر ۲۷۰۸۱ الموصی گواہ شد نمبر ۲۔ مسرور احمد کریم وصیت نمبر ۲۳۹۳۹۔

مسل نمبر ۲۷۲۲۳ :- میں انور بیگم بیوہ رفیق احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۶/۲۶ دارالعلوم جنوبی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۷/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) ۱/۸ حصہ مکان برقبہ دس مرلہ مالیتی ۹۰ ہزار روپے (۲) طلائی بالیاں وزنی ۱/۲ تولہ مالیتی ۱۷۵۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ الامۃ۔ انور بیگم بیوہ رفیق احمد ۶/۲۶ دارالعلوم جنوبی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ امۃ الحفیظ صدر لجنہ دارالعلوم جنوبی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ نفس احمد پسر موصیہ۔

ضروری اعلان

میرے بیٹے عزیز ہشام قمر اپنے اباجان محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب کے حالات زندگی تحریر کرنا چاہتے ہیں اگر محترم ملک صاحب کے دوستوں اور شاگردوں کے ذہن میں کوئی ایسا واقعہ ہو جو ان کی سیرت پر روشنی ڈالتا ہو ۔ یا جس سے وہ ان سے متاثر ہوئے ہوں تو وہ واقعہ لکھ کر مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا دیں۔

امۃ الرشید شوکت اہلیہ ملک سیف الرحمٰن صاحب
معرفت ۔ دفتر افتاء ربوہ

جو ہمارا تھا وہ دلبر کا سارا ہو گیا
آج ہم دلبر کے اور دلبر ہمارا ہو گیا

بقیہ:۔ سوئٹزرلینڈ

کچھ غیر منظم مناظر دیکھنے میں آتے ہیں جبکہ سوئٹزرلینڈ میں مغربی یورپ کی تنظیم کی نمایاں جھلک دیکھ کر یہاں زیادہ دیر قیام کی خواہش ہوتی ہے ۔ اگرچہ یہاں لوگ انگلستان کی طرح ہر ہجوم کے موقعہ پر قطار باندھنا فرض اوّلین نہیں سمجھتے تاہم ایک دوسرے کی باری باضرورت کا رضا کارانہ طور پر خیال رکھا جاتا ہے البتہ کہیں کہیں قطار باندھنے والے لوگ بھی پائے جاتے ہیں یہ نہیں کہ بالکل مفقود ہوں وقت کی پابندی بھی ضروری سمجھی جاتی ہے ۔ لیکن کسی وجہ سے دیر ہونے پر ٹیلیفون کے ذریعہ بروقت معذرت کرنا مناسب سمجھا جاتا ہے ۔ یا بعد میں ہی معذرت کے رنگ میں ذکر کر دیا جائے تو مناسب ہے

عورتوں میں تعلیم اور ترقی گزشتہ بیس برس سے بہت زوروں پر ہے ۔ ۱۹۶۸ء کے لگ بھگ صرف پانچ یا دس فیصد عورتیں یونیورسٹی انٹرینس یا گریجوایٹ کا امتحان (MATURA) پاس کرنے پاتی تھیں ۔ آجکل ان کی تعداد لڑکوں کے تقریباً برابر ہو چکی ہے یعنی بالعموم یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے والی لڑکیوں اور لڑکوں کی تعداد برابر ہے ۔ اور یوں بھی عورتوں کے لئے مساوات کی مہم بدستور زوروں پر ہے ۔ اسی پس منظر میں یہاں کی عائلی زندگی زیادہ پرسکون نہیں ۔ بلکہ العلم حجاب اکبر کا منظر پیش کر رہی ہے جس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اگر عورتیں مہنگائی کی وجہ سے یا دیگر وجوہات مثلاً اعلیٰ تعلیم کی وجہ سے ہمیشہ ملازمت کرنے پر مجبور سمجھی جاتی ہیں عورتوں میں اشاعت حق اور دعوت الی اللہ و تربیت کے لئے اعلیٰ تعلیم یافتہ مربیان یا مستورات کے ذریعہ نمایاں خدمات سرانجام دی جاسکتی ہیں جو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ مغربی ممالک کی زبانیں سیکھ سکیں اور تعلیم کے میدان میں مردوں سے کسی طرح بھی پیچھے نہ ہوں ۔

اس ملک میں ہمارے تعلیمی ادارے اور ہسپتال کھلنے سے بھی بہت سے تربیتی مراحل طے ہو سکتے ہیں نیویارک میں احمدیہ مشن کے ذریعہ اور بیت محمود کے اجتماعات کے ذریعے خدا تعالیٰ کے فضل سے قابل قدر خدمات سرانجام دی جارہی ہیں ۔

بقیہ:۔ بچوں کا کالم

تھے تو ہماری دادی اماں ہمیں بتا دیا کرتی تھیں ۔ اسی طرح صفیہ بیگم نے اپنی امی جان کے متعلق لکھا ہے کہ وہ بہت پیار کرتی ہیں اور ان کے لئے بھی دعا ہی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت اور لمبی عمر عطا کرے ۔ ماں باپ کا پیار بہت اچھی بات ہے ۔ ان سے پیار بھی کرنا چاہیئے اور ان کی باتیں بھی ماننی چاہیئں ۔ سب ماں باپ اپنے بچوں سے اچھی باتیں کہتے ہیں ۔

○ ساجدہ بشریٰ نے ہمیں ایک مختصر سی تقریر بھیجی ہے اس میں پاکستان کیلئے دعائیں کی گئی ہیں ۔ اور لکھا ہے کہ یہ ہمارا وطن ہے اور ہمیں جان و مال سے عزیز ہے ہم اسکی ہر وقت خدمت کرتے ہیں اور اسکی حفاظت کرتے ہیں ۔ کتنی اچھی ہے یہ بات ۔ ہمیں واقعی پاکستان کی خدمت کرنی چاہیئے اور اسکے لئے دعائیں بھی کرنی چاہئیں ۔ ہمارے پیارے امام بھی ہمیں اس بات کی تلقین فرماتے ہیں

○ فوزیہ تبسم بنت ملک محمد رفیق صاحب نے لکھا ہے کہ سب گھر والے الفضل کے منتظر رہتے ہیں اور جب آتا ہے تو سب باری باری پڑھتے ہیں ۔ ایک نظم چمن اور مالی بھی بھیجی ہے جو خاصی طویل ہے ۔ اس نظم میں ایک بہت اچھی بات جو کہی گئی ہے ۔ وہ یہ ہے

اس چمن کو پیار و محبت کا پانی پلاتا تھا اس کا مالی ۔ اور محنت اور جانفشانی سے سجاتا تھا اس کا مالی ۔

واقعی ہم سب کو بھی اپنے باغیچوں کے ساتھ ایسا ہی کرنا چاہیئے ۔ اب حضرت بانی سلسلہ کا ایک شعر اور اسی پر یہ کالم ختم کرتے ہیں

چل رہی ہے نسیم رحمت کی
جو دعا کیجئے قبول ہے آج

ضرورت سیلز سٹاف

کم از کم میٹرک پاس ایسے محنتی افراد جو پورے پاکستان میں کسی بھی جگہ یا علاقہ میں ادویات کی سیل اور بکنگ کے کام کو بطور پیشہ اپنانا چاہتے ہوں (معقول معاوضہ) اپنے امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق اور مکمل کوائف کے ساتھ درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجیں ۔

سیلز منیجر
کیورٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ

فون: سیلز ۷۷۱ ، کلینک ۶۰۶ ، رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

☆ گورنر ہاؤس لاہور میں وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کی صدارت میں منعقدہ سرمایہ کاری بورڈ کے آٹھویں اجلاس میں بجلی کی پیداوار کے ایک بڑے منصوبے کی منظوری دی گئی۔ بلوچستان میں حب کے مقام پر ۲۳ ارب روپے کے اس پراجیکٹ کے ذریعے ۱۲۰۰ میگاواٹ بجلی حاصل ہوگی۔ اور اس طرح اسکی تکمیل کے بعد ملک میں بجلی کی موجودہ پیداوار میں ۲۵ فی صد اضافہ ہو جائے گا۔

☆ پاکستان اونچی شرح پیدائش کے باعث دنیا کا نواں گنجان ترین ملک بن چکا ہے۔

☆ پاکستان ریلوے آئندہ سال کے شروع میں "ذوالفقار ایکسپریس" کے نام سے کراچی اور پشاور کے درمیان ایک لوئر کلاس گاڑی چلا رہی ہے جو مکمل طور پر ائیر کنڈیشنڈ ہوگی اسکے ہر ڈبے پر تقریباً ۲۰ لاکھ روپے لاگت آئی ہے

☆ وفاقی وزیر ریلوے حاجی ظفر علی خاں لغاری نے کہا ہے کہ لاہور میں سرکلر ریلوے قائم کی جائے گی۔ جس میں نجی شعبے کا تعاون بھی حاصل کیا جائیگا۔

☆ محتسب کی ہدایت پر دو یونانی ادویہ ساز اداروں کو اپنی مصنوعات کے لیبل پر اجزاء درج کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے

☆ انجینئرنگ یونیورسٹیوں کے وائس چانسلروں کے اجلاس میں سازگار تعلیمی فضا پیدا کرنے پر غور کیا گیا۔ اُنہوں نے سفارش کی کہ ائیرپورٹ سیکورٹی فورس کی طرز پر تمام یونیورسٹیوں میں سیکورٹی فورس تشکیل دی جائے۔ اس کے علاوہ سپیشل مجسٹریٹ بھی تعینات کئے جائیں

○ پاکستان نے رومانیہ کی نئی حکومت کے اس اعلان کا خیر مقدم کیا ہے کہ وہاں آئندہ سال اپریل میں آزادانہ انتخابات ہونگے۔

○ وائٹ ہاؤس کے ایک ترجمان نے واشنگٹن میں کہا ہے کہ منشیات کی سمگلنگ کی روک تھام کے لئے امریکہ لاطینی امریکہ میں اپنے ملک کی فورسز کو استعمال کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور اس سلسلے میں کولمبیا کی فضائی اور سمندری ناکہ بندی کا منصوبہ بنایا جارہا ہے

احباب جماعت کو
سالِ نو کی مبارک باد!
خدا تعالےٰ آپ کو صحت و تندرستی سے رکھے اور
دونوں جہان میں اپنے پیار کی جنت نصیب کرے
مینجر ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
NASIR ناصر

نئے سال کی خوشیوں کے موقع پر احباب جماعت کو دلی مبارکباد
کیور ٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) (رجسٹرڈ) ربوہ
فون: سیلز ۷۷۱، کلینک ۶۰۶، رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

ڈیسنٹ انگلش سکول
فری ویگن
فی دیہاتا
نرسری تا پنجم۔ کلاس میں داخلہ شروع ہے
دارالرحمت شرقی ب
آفس ۹ تا ۱۲ کھلا رہے گا
کلاس رومز میں ہیٹر کا انتظام ہے۔
فری ویگن سروس
پرنسپل

احباب جماعت کی خدمت میں نئے سال کے موقع پر
مبارکباد پیش کرتے ہیں
اللہ تعالیٰ ہر دم حافظ و ناصر ہو اور
حضور پُرنور کے وطن واپسی کی راہیں
صاف فرمائے

ضرورت ملازم
ایک فیکٹری جس میں ہاؤس مشینیں اور باڈی ورک کا اعلیٰ کام ہوتا ہے، کیلئے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔
۱۔ ایک انجینئر ڈپلومہ ہولڈر جو ریفریجریشن میں ۳ ـــ ۵ سال کا تجربہ رکھتا ہو۔
۲۔ پرچیزر / سٹور انچارج جو ڈرائیونگ بھی جانتا ہو۔
نوٹ:۔ سنگل رہائش کا انتظام ہے۔
درخواست بمعہ سرٹیفکیٹ اور شناختی کارڈ کی نقول حسب ذیل پتہ پر ارسال کریں۔
مجید احمد طاہر شاہ نواز لمیٹڈ
۱۹۔ ویسٹ وارف۔ پوسٹ بکس نمبر ۴۷۶۶ کراچی

نیا سال احباب جماعت کو مبارک ہو
حکیم انوار احمد جان
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
پوسٹ بکس نمبر ۲۲۲ | فون نمبر ۷۳۹۹۷

الاحمد کیمبرج اکیڈمی
نرسری تا میٹرک (آرٹس)
داخلہ جاری ہے
کلاسز ۸ جنوری ۱۹۹۰ء سے شروع ہونگی
کوالیفائیڈ لیڈی ٹیچرز کی آسامیاں خالی ہیں
انٹرویو ۳ جنوری کو ہوگا
ایڈریس: ۱۱/۱۷، دارالصدر جنوبی، ربوہ

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، کراچی